## سوال

(296) عورت کو جبراً ظلم سے اپنے بھائی بہن کے ساتھ رکھنا

## جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک شخص باوجود مستطیع ہونے کے ماما نہیں رکھتا اپنی بیوی کو مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ گھر کا کام کرے۔ اور اپنی عورت کو جبراً ظلم سے اپنے بھائی بہن کے ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔ حالانکہ اس عورت کا ایک ذاتی مکان موجود ہے۔ وہ کہتی ہے کہ میرے مکان میں چل کر رہو۔ مگر وہ ظلم سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ براہ کرام جناب والا شرع شریف سے جواب عنایت فرمایئں۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مرد کو کمانا اور عورت کو گھر کے کام سپرد ہیں۔

ولمراۃ راعیۃ فی بیت زوجہا مرد کو ایک طرح کی عورت پر افسری ہے۔ الرجال قوامون علی النساء اس لئے مرد جہاں عورت کو رکھے۔ عورت وہاں رہے تاوقت یہ کہ کوئی شرع عذر نہ ہو۔ انکار نہ کرے۔ ہاں گھر والوں پر خرچ حسب حیثیت کرنے کا حکم لینفق ذوسعۃ من سعتہ اس لئے اگر ماما رکھنے کی توفیق ہے۔ تو رکھے۔ (اہلحدیث 24 جمادی الثانی 1342 ہجری)

### تعاقب

(از مولوی ابو القاسم صاحب سیف بنارسی)

اخبار اہلحدیث مورخہ یکم فروری ص 10 فتاویٰ کالم سوال نمبر 76 ایک شخص اپنی بیوی کو مجبور کرتا ہے۔ کہ گھر کا کام کرے۔ کے جواب میں آپ نے ارقام فرمایا ہے۔ کہ مرد کو کمانا اور عورت کو گھر کے کام سپرد ہیں۔ اس میں مجھے کچھ کلام ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع صحیح میں اس مسئلے کے متعلق دو حدیثیں لائے ہیں۔ ایک آپ ﷺ کی بیویوں کے بیان میں ہے۔ کہ ارسلت ذینب فیہا طعام بید الخادم (پ 11) دوسری حدیث ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصہ میں زکر فرمائی۔

قالت اسماء ارسل الی ابو بکر بعد ذلک بخادم تکفینی الخ (پ ۲۱)

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ شوہر کو گھر کے کام کے لئے ایک نوکر رکھنا ضروری ہے ۔ اگر شوہر غیر مستطیع ہو تو لڑکی کا والد کا دم بھیج دے اسی لیے امام بخاریرحمۃ اللہ علیہ ''کتاب النفقات''میں ابواب منعقد فرماتے ہیں ۔

باب خادم ال مراہ وباب خدمۃ الرجل فی اہلہ

ان دونوں کے ماتحت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں لکھتے ہیں ۔

اما ان تجبر المراۃ علی شی من الخدمۃ فلا اصل لہ بل الاجماع منعقد علی ان الذوج مونۃ الزوجہ کلھا (ص ۲۸۸ ب ۲۲)

یعنی بیوی کو کسی خدمت پر مجبور نہیں کیا جاسکتا بلکہ شوہر کے زمہ بیوی کی تمام خدمتیں ہیں ہاں اگر شوہر تنگ دست ہو اور بیوی اپنی خوشی سے گھر کا کام کاج کرے تو جائز ہے ۔ اس کے لئے امام بخاریرحمۃ اللہ علیہ نے علیحدہ بات منعقد فرمایا ہے ۔

باب عمل المراۃ فی زوجہا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ اذا کان الزوج معسر اتلزم المراۃ (فتح ۲۳۷ ب ۲۲) لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ انہا تطوعت ولم یکن لازما (فتح الباري ص ١٤١ پ21) فقط

الحدیث

بناء نکاح یہ ہے ۔ کہ میاں بیوی زندگی کی کشتی کو مل کر کنارے تک پہنچایئں ۔ ہن لباس لکم وانتم لباس لہن کا مفہوم یہی ہے ۔ خاوند اگر فراخدست ہے تو حسب حیثیت اور تنگ دست ہے ۔ تو حسب حیثیت خرچ کرے ۔

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ 7 سورة الطلاق

یعنی دونوں حسب حیثیت خرچ کریں ۔ اسی لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ باب عمل المراۃ فی بیت زوجھا''میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث لائے ہیں ۔ جس میں موصوفہ کی گھر کے کاموں میں تکلیف پانے اور حضور ﷺ کی خدمت میں شکایت اور درخواست خادم کا ذکر ہے ۔ مگر جواب میں حضور ﷺ نے ان کے خاوند کو خادم رکھنے کا حکم دیا نہ آپ نے خادم دیا بلکہ صبر کے ساتھ تسبیح تکبیر وغیرہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ۔ معلوم ہوا کہ تنگی کی حالت میں خادم رکھنا نہ خاوند پر فرض ہے ۔ نہ کسی وارث پر واللہ تعالیٰ اعلم ۔

تعاقب ثانی

از مولوی نور محمد صاحب حیدر آبادی وغیرہ

الحدیث 17 جمادی الثانی میں بجواب نمبر 28 لکھا گیا ہے ۔ کہ حنفیہ کرام کے نزدیک نکاح حلالہ میں ملاپ شرط نہیں ۔ صحیح نہیں ۔

اس جواب میں بے شک سہو ہوگیا ہے ۔ لکھتے وقت کتب اصول کا مبحث خاص ذہن میں تھا جو حتی تنکح سے متعلق ہے ۔ اس لئے بصد شکریہ تعاقب تسلیم حنفیہ بھی حدیث عسیلہ کو مشہور دیا ۔ یا بمنزلہ مشہور تسلیم کرکے ملاپ کو شرط قرار دیتے ہیں ۔ (الحدیث امرتسر 9 رجب 1343 ہجری)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

**جلد2ص303**

محدث فتویٰ